احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲-۷۷ | منگل ۲۸ جمادی الاول ۱۴۱۳ھ، ۲۴ نبوت ۱۳۷۱ہش، ۲۴ نومبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۷۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا سے جھوٹ نہ بولیں

جھوٹ نہ بولیں خدا سے۔ یہ نہ ہو کہ خدا کروڑ دے رہا ہو اور آپ لاکھ کے اوپر چندہ دے رہے ہوں۔ اور یہ بتا رہے ہوں کہ دیا ہی خدا نے لاکھ ہے۔ اللہ کو نہ بھول جاتا ہے کہ میں نے اس کو کیا دیا تھا۔ اور اب یہ مجھے کیا واپس کر رہا ہے۔ جس نے دیا ہے وہ دلوں کے بھیدوں سے آشنا ہے۔ وہ مخفی ارادوں سے آشنا ہے۔ وہ ان بینک بیلنسز سے آگاہ ہے۔ جن میں روپے جاتے ہیں اور غائب ہو جاتے ہیں۔۔۔۔ خدا سے جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو شخص جرأت کے ساتھ گناہ، فسق و فجور اور معصیت میں مبتلا ہوتا ہے وہ خطرناک حالت میں ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کا عذاب اس کی تاک میں ہوتا ہے۔ اگر بار بار اللہ کریم کا رحم چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو۔ جب تک خوفِ الٰہی کی حالت نہ ہو تب تک حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا۔ کوشش کرو کہ متقی بن جاؤ۔ جب وہ لوگ ہلاک ہونے لگتے ہیں جو تقویٰ اختیار نہیں کرتے تب وہ لوگ بچالئے جاتے ہیں، جو متقی ہوتے ہیں۔ ایسے وقت اُن کی نافرمانی انہیں ہلاک کر دیتی ہے اور اُن کا تقویٰ انہیں بچا لیتا ہے۔ انسان اپنی چالاکیوں شرارتوں غداریوں کے ساتھ اگر بچنا چاہے تو ہرگز نہیں بچ سکتا۔ کوئی انسان بھی نہ اپنی جان کی حفاظت کر سکتا ہے نہ مال و اولاد کی حفاظت کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی اور کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۸۰)

تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے

اقتباس از خطبہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الاوّل

"ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا (-) یعنی اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں۔ چالاکیوں۔ ناعاقبت اندیشیوں غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے۔ دوست بھی ہوتے ہیں۔ دشمن بھی ہوتے ہیں مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو۔ ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اُٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے ابتداء در کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دُور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہیئے۔ جو زندگی۔ موت کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔ پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے۔ اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہو گی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے۔ ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟ وہ فاسق فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہوتے ہیں۔ نہیں ان میں شفقت علیٰ خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔

یاد رکھو کبھی یہ بات نہیں ہو سکتی کہ قدوس کے متبع اور بھلے مانس ذلیل ہوں۔ وہ دنیا میں، قبر میں، حشر میں جنت میں عیش اور سچا آرام پاتے ہیں۔ وہ ان لوگوں سے جو آگ میں جل رہے ہیں برابر نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ وہ لوگ جو سچے راستباز اور متقی ہیں۔ ہمیشہ سکھ پاتے ہیں۔ یہ لوگ ہی آخر کار کامیاب ہونے والے ہیں۔"

(از خطبہ فرمودہ ۲۷ جنوری ۱۸۹۱ء)

المناک حادثہ

مکرم ملک عبدالمجید اعوان صاحب چیف انجینئر کوٹ ادو شوگر ملز مورخہ ۲۱۔ نومبر کو کار کے ایک المناک حادثے میں انتقال کر گئے۔ آپ محترم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی کے داماد اور مکرم چوہدری محمد نفیس صاحب مینجر حبیب بینک ربوہ کے بہنوئی تھے۔ حادثے میں ان کا ایک عزیز نجیب احمد ابن مکرم ملک سلطان علی زخمی ہوا ہے اور نشتر ہسپتال ملتان میں زیر علاج ہے۔

یاد رہے کہ اس سے قبل ان کے چھوٹے بھائی مکرم حافظ عبدالحفیظ صاحب مربی سلسلہ نجی میں کار کے ایک حادثے میں جاں بحق ہو گئے تھے۔ مربی صاحب موصوف بھی مکرم مولانا دیالگڑھی صاحب کے داماد تھے۔

احباب کرام سے اس غمزدہ خاندان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گردے کی ضرورت

عزیزم سیّد خرم کامران ولد سید رشید احمد انیس کو جس کی عمر ۱۹ سال ہے گردے کی فوری ضرورت ہے ایسے نوجوان جن کا خون کا گروپ A یا POSITIVE ہو وہ اگر دے سکیں تو اس عطیہ کا معقول معاوضہ دیا جائے گا۔ ایسے محسن پتہ ذیل پر رابطہ کر کے ممنون فرمادیں۔

سیّد رشید احمد انیس مکان نمبر ۷۰
گلی نمبر ۶ - G-۸/۲ اسلام آباد

اگر آپ کسی کے لئے دعا کی درخواست شائع کروانا چاہتے ہیں تو اپنا نام اور مکمل پتہ درج کیجئے۔

درخواست کرنے والے کے نام اور پتہ کے بغیر کوئی اعلان شائع نہیں کیا جا سکتا یہ احتیاط کا پہلو ہے۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۴۔ نبوّت ۱۳۷۱ ہش — ۲۴۔ نومبر ۱۹۹۲ء

ایک دُوسرے کے کام آیئے

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ امیر آدمی ہی غریب کی مدد کر سکتا ہے۔ بات تو ٹھیک ہے لیکن اگر مدد کو اس کے وسیع تناظر میں دیکھا جائے۔ تو بات بہت آگے نکل جاتی ہے۔ دنیا میں ہر شخص کسی نہ کسی رنگ میں ضرورتمند ہے۔ اور کسی کی ضرورت کو پورا کرنا ہی اصل اور حقیقی مدد ہے۔ اگر روپے پیسے کی ضرورت ہو تو یقیناً امیر ہی غریب کی مدد کر سکتا ہے۔ اور یہاں امیر سے مراد بہت زیادہ روپے پیسے والا شخص نہیں۔ یہاں امیر سے مراد وہ شخص ہے جس کے پاس اس شخص سے زیادہ ہے جو ضرورتمند ہے۔ یعنی جسے ہم نے غریب کہا۔ غریب بھی غریب کی مدد کر سکتا ہے لیکن اس صورت میں کہ غریب اپنے سے غریب تر کی مدد کرے۔

"مدد" دراصل ایک جذبے کا نام ہے اور اگر دل میں یہ جذبہ ہو کہ جسے بھی ضرورت ہو اس کی مدد کرنا ہے تو یقیناً ہم میں سے ہر شخص کے لئے ایسے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں کہ ہم دوسروں کی مدد کریں۔ انکی ضرورت پوری کریں۔ ان کا بوجھ بٹائیں۔ ان کے بازو بن جائیں۔ والدین بچوں کی مدد کر سکتے ہیں اور بچے والدین کی۔ طالبعلم طالبعلم کی مدد کر سکتا ہے۔ اور استاد بھی طالبعلم کی مدد کر سکتا ہے۔ اور اسی طرح کسی موقعہ پر طالبعلم بھی استاد کی مدد کر سکتا ہے۔ حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر اپنی رضا کا اظہار فرماتا رہے۔ نے خدام الاحمدیہ کے قیام کے وقت اس تنظیم کا یہ بھی فرض قرار دیا تھا کہ اس کے ممبر مدد کے جذبے کو بروئے کار لائیں۔ حضور نے فرمایا کہ محلّے میں کسی بیوہ کا آٹا پسوا دیں۔ کسی بوڑھے بیمار کی دوا لا دیں۔ کسی کو راستہ بتا دیں۔ کسی گرے پڑے شخص کو اٹھا لیں اور پھر پیروں پر کھڑا کر دیں۔ در اصل ایسے ہی جذبے کی ضرورت ہے تاکہ ہر شخص ہر شخص کے کام آ سکے۔ امیر غریب کے اور غریب امیر کے۔ اگر کیچڑ میں پھسل کر کوئی گر گیا ہے اور آپ آگے بڑھ کر اسے اٹھا نہیں لیتے تو اس کا یقینی مطلب یہ ہوگا کہ آپ کے دل میں مدد کا جذبہ ہی نہیں ہے۔ آپ غریبوں کو پیسے دیتے پھریں۔ لیکن مدد کے اصل جذبے سے آپ محروم ہونگے۔

اگر ہم اپنے ماحول میں ہر شخص کی مدد کا جذبہ اجاگر کریں۔ تو ہمارے لئے ہر لمحہ ایسے مواقع میسّر آ سکتے ہیں کہ ہم اس کارِ ثواب سے لے سکیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ہاں سُرخرو ہو سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم ایک دوسرے کے کام آ سکیں۔

اپنی اَنا کو تُو نے حدوں سے نکال کر
اوروں کے سَر پہ پھینک دیا ہے اُچھال کر
اب ٹِک سکیں گے پاؤں نہ تیرے زمین پر
تیری صَدا جمیگی نہ سُر پہ نہ تال پر

ابوالاقبال

---

(۱)

مجھے جَلوت میں تیری جُستجو ہو
مجھے خَلوت میں تجھ سے گفتگو ہو
مجھے اپنی محبّت بخش مَولا!
مِرا مقصُودِ ہستی تُو ہی تُو ہو

(۲)

کِھلے دِل کا کنوَل تیری صبا سے
تِری شبنم سے اس گُل کی نمو ہو!
مِرے آفاق پر تیری سحر ہو
مِرے گلُشن میں تجھ سے رنگ و بُو ہو!

(۳)

کھُلے جب نُور کے تڑکے مری آنکھ
شگُوفوں میں تبسّم ریز تُو ہو
نسیمِ صبحدم میں ہو تری سانس
مری جاں میں تری مستانہ بُو ہو

(۴)

مرے دِل کا سکُوں تیری رضا ہو
مجھے اپنی رضا سے آشنا کر
مِرے دل پر ہو تیری حکمرانی
تہِ فرمان میرے دست و پا کر

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ ۔ الثانی

علمی مسائل

خلاصہ یہ کہ (کلام الٰہی) کا یہ دعویٰ کہ کوئی جان کسی جان کی قائم مقام کے طور پر خدا تعالیٰ کے حضور پیش نہیں ہو سکتی۔ نہایت سچا اور عقل کے مطابق دعویٰ ہے اور خود یہود اور نصاریٰ کی کتب اور حضرت موسیٰؑ اور حضرت مسیحؑ کے اقوال اس کے مؤید ہیں اور اس کے برخلاف جو خیالات یہود اور نصاریٰ میں پائے جاتے ہیں صرف ایک باطل خواہش کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے بزرگوں کو اپنے گناہوں کے بدلے میں قربانی کے طور پر پیش کر کے ان بزرگوں کی سخت ہتک کی ہے اور گناہ کا دروازہ بہت وسیع کر دیا ہے۔

دوسری بات جو اس آیت میں بیان کی گئی ہے یہ ہے کہ اس دن کوئی شفاعت بھی کسی کی طرف سے قبول نہ کی جائے گی۔ یہ بھی یہود اور نصاریٰ کے رائج الوقت خیالات کے رد میں ہے۔ یہود نسبی شفاعت کے قائل تھے اور ان کا خیال تھا کہ ان کا اولاد ابراہیم میں سے ہونا ان کے لئے شفاعت کا موجب ہوگا۔ اور اس تعلق کی وجہ سے اللہ تعالیٰ انہیں سزا نہیں دے گا۔ یا اگر سزا دے گا تو نہایت محدود۔ قرآن کریم میں آگے چل کر اسی صورت میں ان کے اس دعویٰ کا مندرجہ ذیل الفاظ میں ذکر ہے۔ یعنی یہود کہتے ہیں کہ ہمیں دوزخ کی آگ چند گنتی کے دنوں سے زیادہ کسی صورت میں نہ چھوئے گی۔ یہود کے اس خیال کے متعلق ریورنڈ سیل اپنے ترجمہ قرآن میں لکھتے ہیں کہ زمانہ حال کے یہود کا یہ ایک مسلّمہ عقیدہ ہے کہ کوئی یہودی سوائے داتن اور ابیرام اور دہریوں کے دوزخ میں گیارہ مہینوں یا حد سے حد ایک سال سے زیادہ نہ رہے گا۔ پرانے لٹریچر میں مجھے اس بارہ میں کوئی حوالہ نہیں مل سکا اور اس کی وجہ یہ ہے کہ گزشتہ زمانے کی کتب تو بہت کچھ مٹ چکی ہیں۔ اور زمانہ حال کے مصنفین اس غلط خیال میں مبتلا ہیں کہ یہود کلی طور پر اور قومی طور پر بعث بعد الموت کے منکر ہیں اور اس وجہ سے بعد الموت زندگی کی نسبت انہوں نے کاوش کر کے یہودی خیالات کو معلوم کرنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

دین حق کی روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ کم از کم اس کے آغاز کے زمانہ کے یہود بعد الموت زندگی کے قائل تھے چنانچہ اوپر کی آیت بھی اس پر شاہد ہے اور اور کئی آیات بھی اس پر شاہد ہیں۔ اوپر کی آیات کے مفہوم کی تشریح کے سلسلہ میں بعض دین حق کی کتب میں آتی ہیں جو اس امر کی مزید وضاحت کر دیتی ہیں۔ ابن اسحاق اور ابن جریر حضرت ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ یہود کا عقیدہ ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ اور ہر ہزار سال کے مقابل پر ہمیں ایک دن کا عذاب ملے گا اس کے بعد ہمارا عذاب ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح ابن جریر نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ بعض یہود کا خیال ہے کہ انہیں صرف چالیس دن تک دوزخ کا عذاب ملے گا کیونکہ انہوں نے چالیس دن تک بچھڑے کی پرستش کی تھی۔ (سوائے داتن اور ابیرام کے جنہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے خیالات بغاوت کی تھی اور وہ ہلاک کر دیئے گئے تھے۔ اور سوائے دہریوں کے) حضرت ابن عباس کی روایات میں جو دنوں کے بارہ میں اختلاف ہے۔ کسی روایت میں سات دن بیان ہوئے ہیں اور کسی میں چالیس دن۔ یہ اختلاف یہود کے مختلف قبائل کے مختلف خیالات کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال ان سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم کے نزول کے زمانہ میں بعث بعد الموت کے قائل تھے۔ مگر ان کا خیال تھا کہ بوجہ اولاد ابراہیم ہونے کے وہ لمبی سزا نہیں پائیں گے۔ اور یہ خیال ان کا کم سے کم کئی صدی پرانا تھا کیونکہ عرب میں رہنے والے یہود چند صدی پہلے سے عرب میں آکر بسے تھے۔ پس ان کے وہ خیالات جو دوسرے علاقوں میں بھی پائے جاتے ہیں (دیکھو حوالہ سیل) بہر حال چند صدی پہلے ہی کے تسلیم کرنے پڑیں گے۔

لجنہ کالم

تھوڑا عرصہ ہوا۔ میں نے اسی بیت الحمد میں کھڑے ہو کر اپنا منشا ظاہر کیا تھا کہ برلن میں بیت الحمد تعمیر کی جائے گی اور یہ بھی کہا تھا کہ ہماری جماعت گو پہلے ہی کمزور ہے اور اخراجات کا بہت بوجھ اٹھائے ہوئے ہے مگر اس کا بھی جو کمزور حصہ ہے اس کے سرمائے سے بیت الحمد بنے۔ گویا دنیا میں سب سے کمزور جماعت جو ہے اس کا بھی کمزور حصہ (یعنی مستورات جو اس لحاظ سے بھی کمزور ہیں کہ ان کی کوئی علیحدہ کمائی نہیں ہوتی) اور اس لحاظ سے بھی کہ مردوں جتنا علم نہیں ہوتا۔ یہ اس کام کو کریں تا کہ یہ ایک زبردست نشان ہو۔

جب میں نے عورتوں میں یہ تحریک کی تو ہماری جماعت کے بعض لوگ بھی سمجھے کہ اتنا روپیہ نہ جمع ہو سکے گا۔ پہلے میں نے ۳۰ ہزار کا اندازہ لگایا تھا۔ لیکن تحریک کرنے کے وقت ۵۰ ہزار کہہ دیا۔ جسے ہماری جماعت کے لوگوں نے بھی بہت بڑی رقم سمجھا۔ اب جب یہ رقم ۴۰ ہزار کے قریب وصول ہو چکی تو غیر اخباروں نے حیرت اور استعجاب کے ساتھ اس کا ذکر کیا۔ اور لکھا کہ احمدی عورتوں نے اس قدر روپیہ جمع کر دیا ہے۔ پھر ابھی وہ مدت مقررہ گزری نہ تھی جو اس چندہ کی فراہمی کے لئے مقرر کی گئی تھی کہ مطلوبہ رقم سے زیادہ روپیہ یعنی ۶۰ ہزار روپیہ جمع ہو گیا۔ اس کے بعد میں نے ایک اور اعلان کیا جس میں لکھا کہ روپیہ کی ابھی اور ضرورت ہے۔ اب اگر وعدہ وغیرہ بھی ملائے جائیں تو ستر ہزار کے قریب چندہ جمع ہو گیا ہے۔ یہ اس جماعت کے کمزور حصہ کا کارنامہ ہے جو اس وقت دنیا میں سب سے کمزور ہے۔ ہماری جماعت کی تعداد (فرماں برداروں) کے مقابل میں کیا ہے۔ کچھ بھی نہیں۔ لیکن اگر عام (فرمانبرداروں) میں بھی اعلان کیا جاتا کہ ان کی عورتیں تین ماہ کے عرصہ میں اس قدر چندہ دیں تو اگرچہ ان میں کروڑ پتی اور لاکھ پتی بھی ہیں۔ نواب اور راجے بھی ہیں۔ آسانی سے اتنا چندہ جمع نہ ہو سکتا۔

(یہ بات حضور نے ۲۷ جولائی ۱۹۲۳ء کو فرمائی)

عشرہ وصولی وقف جدید

[۲۷ نومبر تا ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء]

امراء و صدر صاحبان، سیکرٹریان مال و وقف جدید مربیان سلسلہ و معلمین ذیلی تنظیموں، لجنہ اماء اللہ، انصار اللہ خدام الاحمدیہ کے عہدیداران سے ضروری گزارش۔

وقف جدید کی طرف سے وصولی کیلئے مورخہ ۲۷ نومبر تا ۶ دسمبر ۱۹۹۲ء عشرہ وصولی منایا جا رہا ہے آپ سے درخواست ہے کہ:

- ایسے احباب جنہوں نے وقف جدید کے وعدے کئے تھے مگر ادائیگی نہیں فرما سکے ان کو ادائیگی کے لئے تحریک فرمائیں
- ایسے احباب جن کی طرف سے نہ تو وعدہ ہے اور نہ کوئی ادائیگی ہی ہوئی ہے ان سے حسب استطاعت وصولی کیجائے۔
- معاونین خصوصی کی تعداد بڑھائی جائے (صف اول ایک ہزار روپے یا اس سے زائد۔ صف دوم پانچصد سے ایک ہزار تک)
- تمام بچے اور بچیاں وقف جدید کے دفتر اطفال میں شامل ہوں۔ جن بچوں کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ یکصد روپے یا اس سے زیادہ ادا کر کے ننھے مجاہدین اور ننھی مجاہدات کی صف میں شامل ہوں۔
- یہ تسلی کر لیں کہ جماعت کے جملہ افراد بڑے اور بچے، مرد اور عورتیں، تمام کے تمام خدا تعالیٰ کی عطا کردہ مالی وسعت کے مطابق وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہو چکے ہیں۔
- اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے جن احباب کے مالی حالات دوران سال بہتر بنائے ہیں انہیں شکرانے کے طور پر وعدہ سے زائد وصولی کی تحریک فرمائیں۔
- وقف جدید کا ایک اہم کام علاقہ نگرپارکر میں تعلیم و تربیت اور خدمت خلق کا ہے۔ اس مد کا نام "امداد مراکز نگرپارکر" ہے احباب اس مد میں بھی حسب توفیق ضرور شمولیت فرمائیں۔
- وصول شدہ رقوم فوری بھجوانے کا انتظام فرمائیں۔
- آخری اور ضروری گزارش یہ ہے کہ احباب جماعت کو تحریک فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وقف جدید کے جملہ مقاصد پورے فرمائے اپنے فضل خاص سے مالی سال برکتوں سے اختتام پذیر فرمائے اور اس کی مالی جدوجہد میں شامل ہونے والوں کی قربانیاں قبول فرماتے ہوئے اپنے خاص فضلوں کا وارث بنائے

نوٹ:۔ عشرہ کے معاً بعد اپنی مساعی کی رپورٹ منسلکہ فارم پر بھجوائیں۔ ناظم مال وقف جدید

"اگر تم نیک نیتی کے ساتھ خدا کی راہ میں مال خرچ کرنے کا ارادہ کرو گے اور جرأت اور بہادری کے ساتھ اپنی اس پاک نیت کو عملی جامہ پہناؤ گے اور ساتھ ہی عاجزی اور تذلل کے ساتھ دعا کرتے رہو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس ہدیہ کو قبول کرے تو خدا تعالیٰ تمہاری مدد کو آئے گا... اور جب خدا تعالیٰ تمہاری مدد کو آئے گا اور اللہ تمہارا ناصر بن جائے گا تو افلاس یا کوئی اور شیطانی حربہ تم پر غالب نہیں آسکے گا کیونکہ تم نیک ارادہ، نیک عمل اور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ اپنا مال خدا تعالیٰ کی راہ میں پیش کرتے ہو" (ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ___ نون ۔ سین

پاکستان / جاپان

گذشتہ روز جاپان کے پرنس آکی شینو جاپان نے کہا کہ اگرچہ پاکستان اور جاپان جغرافیہ کے لحاظ سے تو ایک دوسرے سے بہت دور ہیں لیکن جہاں تک ثقافت کا تعلق ہے ایک لمبے عرصے سے ان دونوں میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ اور یہ ایک دوسرے کے ساتھ ثقافتی طور پر بہت زیادہ منسلک ہیں آپ وزیر اعظم پاکستان کی طرف سے دیئے گئے ایک عشائیے میں حاضرین سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے کہا کہ بدھ ازم جو اس علاقے میں پھیلا برصغیر سے ایک لمبا راستہ اختیار کر کے جاپان پہنچا۔ اور اس لئے کہا جا سکتا ہے کہ جاپانیوں کا اس خطے سے بہت قریب کا تعلق ہے۔ اور یہی وہ پس منظر ہے جس نے گذشتہ سالوں میں بہت سے جاپانیوں کو پاکستان کے دورے پر مائل کیا ہے۔ وہ دراصل اپنی ثقافت کے منبع کی طرف آ کر اسے قریب سے دیکھنا چاہتے تھے۔ اور یہ بات گذشتہ ایک ہزار سال سے جاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ گذشتہ چالیس سال سے پاکستان اور جاپان کے درمیان مختلف میدانوں میں تبادلے ہوتے رہے ہیں۔ یہ بات تسلی بخش ہے کہ آپس کے تبادلے ہمارے تعلقات کو مزید مضبوط اور مستحکم کرتے رہے ہیں خاص طور پر ایسے دورے جو اعلیٰ سطح ہوں مثال کے طور پر وزرائے اعظم کے دورے۔ جاپان کے وزیر اعظم نے ۱۹۹۰ء میں پاکستان کا دورہ کیا تھا اور جب جاپان کے شہنشاہ کی آخری رسومات ادا کی جا رہی تھیں تو پاکستان کے وزیر اعظم بھی جاپان گئے تھے۔ پرنس آکی شینو نے کہا کہ ہم اس بات سے بہت خوش ہیں کہ ہمیں اس دورے کا موقعہ ملا ہے۔ اس سے ہماری آپس کی دوستی مضبوط اور مستحکم ہو گی۔ اس موقعہ پر وزیر اعظم پاکستان نے کہا کہ ان کی انتظامیہ نے ملک کو بہتر بنانے کے لئے اور اقتصادیات کو صحیح خطوط پر جاری کرنے کے لئے بہت سے کام کئے ہیں۔ آپ نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ عالمی برادری ۲۱ویں صدی کی دہلیز پر کھڑی ہے اور ہم ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ اس نئی صدی کو بہتر طریق پر خوش آمدید کہا جا سکے۔

دو پاکستانیوں کی لاشیں

مسٹر محمد صدیق خان کانجو نے بتایا ہے کہ اگر بھارت کی حکومت نے ان دو پاکستانیوں کی لاشیں واپس پاکستان بھیجنے پر اتفاق نہ کیا تو ہم اس معاملے کو اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی ایجنسیوں اور دیگر عالمی پلیٹ فارموں پر اٹھائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ بھارت کا یہ رویہ عالمی ضابطہ اخلاق کے صریحاً خلاف ہے۔ مزید مسٹر کانجو نے یہ بھی کہا کہ ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ بھارت پینتیس سے چالیس ہزار پاکستانیوں کو جو عام طور پر وہاں اپنے رشتہ داروں اور دوستوں سے ملنے جاتے ہیں کی حفاظت کرے گا۔ اور ۱۲۰ ان افراد کی جنہیں مختلف الزامات کے ماتحت جیل میں ڈال رکھا ہے

مسٹر کانجو نے مزید بتایا کہ گذشتہ ہفتوں میں بھارت میں تین پاکستانیوں کو ہلاک کیا گیا۔ ان میں سے ایک کو بمبئی کی پولیس نے سمگلر ہونے کے الزام میں ہلاک کیا۔ یہ واقعہ اکتوبر ۳۱ اور نومبر یکم کی درمیانی رات کو ہوا۔ دوسرے واقعہ میں کچھ کے علاقے میں دو پاکستانیوں کا پولیس سے مقابلہ بتایا گیا تھا اور انہیں بھی ہلاک کر دیا گیا۔ بھارت کے ہائی کمشنر سے ان کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کی جا رہی ہیں اور جب یہ تفصیلات ملیں گی تو ان کے متعلق مزید کارروائی کی جائے گی۔

روس / افغان کرنسی

افغانی اور روسی حکومتی ایک معاہدے کے ماتحت روس افغانستان کی کرنسی چھاپ رہا ہے۔ حکمت یار گلبدین نے روس کی حکومت سے کہا ہے کہ وہ ایسا کرنے سے باز رہے۔ گلبدین کا خیال ہے کہ روس افغانستان کی کرنسی چھاپ کر افغانستان کی حکومت کو مزید غیر مستحکم بنانا چاہتا ہے۔ کیونکہ اسے اس بات کا علم ہے کہ جتنے نوٹ چھاپے جا رہے ہیں ان کے مقابلہ میں سونے کے ریزرو موجود نہیں ہیں۔ اور ایسا کرنا کسی طرح بھی کسی ملک کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس طرح افراط زر پیدا کر کے ملک کو غیر مستحکم کیا جا سکتا ہے لیکن روس نے حکمت یار گلبدین کی اس درخواست کو مسترد کر دیا ہے اور کہا ہے کہ چونکہ روس افغانستان اور روس کی حکومتوں کے مابین ایک طے شدہ معاہدہ کے مطابق نوٹ چھاپ رہا ہے اس لئے اسے اس بات سے غرض نہیں کہ افغانستان کے پاس سونا اس کے مطابق ریزرو ہے یا نہیں۔ جب تک یہ معاہدہ قائم رہے گا۔ اور افغانی حکومت اس بات کی درخواست کرتی رہے گی کہ نوٹ چھاپے جائیں روس یہ نوٹ چھاپتا رہے گا اور کسی غیر شخص جس کا حکومت سے تعلق نہ ہو۔ کی درخواست کو درخور اعتنا نہیں سمجھے گا حکمت یار گلبدین نے کہا ہے کہ جو درخواست انہوں نے روس سے کی ہے۔ اس کی بنیاد یہ ہے کہ اس وقت افغانستان جو انتہائی تکلیف دہ اقتصادی بحران سے گذر رہا ہے اور اگر سونے کے ریزرو رکھنے کے بغیر مزید نوٹ چھاپے جاتے رہے تو یقیناً افراط زر ایسی حدوں کو چھو لے گا۔ جس سے ملک کے دوبارہ مستحکم ہونے کا امکان نظر نہیں آئے گا۔ انہوں نے کہا کہ یہ بات انہوں نے افغانستان ہی کے مفاد میں کہی ہے۔

عدالتی حقوق

ایک انگریزی روزنامے کو تحریر کردہ خط میں الیف۔ ایم صدیقی کراچی کہتے ہیں کہ ڈھاکہ میں چیف جسٹس مسٹر افضل ظلہ نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ عامۃ الناس کا عدالتی کارروائیوں میں دلچسپی لینا ضروری ہے۔ اور اس کا حوالہ دیتے ہوئے صدیقی صاحب کہتے ہیں کہ ہم روزانہ اخباروں میں یہ پڑھتے ہیں کہ فلاں مجرم نہیں ملا تو اس کے رشتہ داروں کو تھانے لے جایا گیا یہ انسانی حقوق کی سب سے بڑی خلاف ورزی ہے یعنی کسی نے کوئی جرم بھی نہ کیا ہو اور اسے جبر کے ذریعے ہراساں کیا جائے۔ صدیقی صاحب کہتے ہیں کہ سپریم کورٹ کی طرف سے کوئی ایسا فیصلہ ہونا چاہیئے جس سے حتمی طور پر لوگوں کو اس بات کا علم ہو جائے کہ انہیں تنگ نہیں کیا جا سکتا۔ وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ ایسا کریں ان سے معاوضہ طلب کیا جانا چاہیئے اور ان کے خلاف ایکشن لی جانی چاہیئے۔ اس سلسلے میں وہ انصار برنی اور ضیاء اعوان کا ذکر بھی کرتے ہیں اور ان کی نہایت اہم خدمات کو سراہتے ہیں۔ لیکن اس بات پر حیرت کا اظہار کرتے ہیں کہ یہ لوگ یا دیگر قانون دان ان لوگوں کے خلاف مقدمہ دائر کر کے کیوں ان سے حرجانہ طلب نہیں کرتے جو مجرموں کے یا ملزموں کے رشتہ داروں کو ہراساں کرتے ہیں۔

بچوں کی حفاظت؟

بچوں کی حفاظت کی عالمی تنظیم کے پاکستان چیپٹر نے مرکز کو رپورٹ بھجوائی ہے کہ یکم جنوری ۱۹۹۲ء سے ۳۱ اکتوبر تک ۷۹ لڑکوں یا لڑکیوں کو جن کی عمر ۵ سے ۱۸ سال تک تھی یا ہلاک کیا گیا یا اغوا کیا گیا یا ان کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ پاکستان چیپٹر کے سیکرٹری کامریڈ لئیق عسکری نے اپنے ہیڈ کوارٹرز جنیوا کو ایک پیغام میں بتایا کہ ۴۴ چھوٹے بچوں سے زیادتی کی گئی اور انہیں اغوا کیا گیا اور ان کے علاوہ ۵۳ ایسے تھے جنہیں زیادتی کے بعد ہلاک کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں صرف چار افراد ایسے ہیں جن پر الزام لگا اور جنہیں مختلف سزائیں دی گئیں۔ دو مزید بچے ایسے تھے جن کے ساتھ زیادتی کی گئی اور یہ زیادتی ضلعی قید خانے میں ہوئی۔ ساہیوال اور جھنگ کے ضلعی قید خانوں میں ہوئی۔ پاکستان چیپٹر نے بچوں کو پنجاب کے جنوبی حصوں اور سندھ سے سمگل کر کے متحدہ عرب امارات پہنچانے کے سلسلے میں کہا کہ کوئی روک تھام نہیں ہو سکی۔ ان اغوا شدہ بچوں کو وہاں پر اونٹوں کی دوڑ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ متحدہ عرب امارات کے شیخ ان بچوں کے والدین کو اس غیر قانونی تجارت کا خاصا زیادہ صلہ دیتے ہیں۔ پیغام میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگرچہ بے شمار خبریں پریس میں چھپتی ہیں اور کئی پیغام بھی حکومت تک پہنچائے جاتے ہیں۔ پاکستان کی حکومت ابھی تک ان بچوں کے متحدہ عرب امارات لے جانے سے روکنے میں کامیاب نہیں ہوئی۔ لئیق عسکری نے اپنے مرکز کو بتایا ہے کہ دو اشخاص کو گرفتار کیا گیا تھا اور گرفتاری کے سلسلے میں ۲۵ بچے جبری لیبر کیمپ سے واپس لائے گئے تھے ان دو میں سے ایک شخص اپنے کیمپ کو یتیم خانے کی طرح چلا رہا تھا۔ مسٹر عسکری نے مزید بتایا ہے کہ ایسے کیمپوں سے ۳۸ بچے بچ کر نکل آئے اور اپنے گھروں میں پہنچ گئے۔ یہ اعداد و شمار یکم جنوری سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

داستوبر تک کے ہیں ۔

اُردو میلہ لکھنؤ

۱۵ نومبر سے ۱۷ نومبر تک لکھنؤ میں ایک سیمینار منعقد کیا گیا جو امیر خسرو کے نام سے منسوب تھا۔ اس موقعہ پر بھارت پاکستان برطانیہ جرمنی اور ڈنمارک سے شعراء اور ادیب تشریف لائے ایک عالمی مشاعرہ بھی منعقد کیا گیا یہ سب کچھ ہندی اُردو ساہیتیا ایوارڈ کمیٹی کے زیر انتظام ہوا اس کمیٹی کے سیکرٹری جنرل اطہر نبی جو ہندوستان میں اُردو کو زندہ رکھنے اور اُردو کے فروغ کے لئے شب و روز کوششیں کرتے رہتے ہیں۔ اس سے قبل اس ایوارڈ کمیٹی نے فیض احمد فیض، فراق گورکھپوری اور مجاز لکھنوی کے متعلق ایسی تقریبات کا انعقاد کیا ہے۔ یاد رہے کہ ایسی تقریبات نہ صرف بڑے بڑے شاعروں اور ادیبوں کو بہتر طریق پر متعارف کروانے کا باعث بنتی ہیں بلکہ ان کے ذریعے اردو بولنے والی عالمی برادری کو بھی ایک جگہ جمع ہو کر جذبات اخوت کے اظہار کا موقعہ ملتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ ایسی تقریبات مختلف ممالک میں منعقد کی جاسکیں۔

ایران میں ایک امریکی

ایران میں ایک امریکی باشندہ رہائش پذیر ہے اس کا نام ہے ملٹن میٹیر اور اس نے ایک ایرانی عورت سے شادی کی ہوئی ہے وہ ایک ٹریول ایجنسی کا مالک ہے جس کا صدر دفتر تہران میں ہے گذشتہ دنوں ایران کی نیوز ایجنسی نے بتایا کہ میٹیر کو ایرانی حکومت نے زیر حراست لے لیا ہے اس پر الزام یہ ہے کہ وہ غیر قانونی تجارتی لین دین کرتا ہے اور یہ الزام بھی لگایا گیا ہے کہ بیرونی ممالک کی جاسوسی تنظیموں کے ساتھ اس کے تعلقات ہیں۔ "ارنا" نے وزارت اطلاعات کے ایک بیان کا حوالہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ میٹیر جس کی عمر ۵۸ سال ہے۔ اس پر الزام یہ ہے کہ اس نے کئی تجارتی کمپنیاں قائم کی ہوئی ہیں۔ اور ان سے ان کے ذریعے وہ اہم اقتصادی معلومات حاصل کرتا رہتا ہے۔ اس پر یہ بھی الزام ہے کہ اس نے رشوت میں لاکھوں امریکی ڈالر حاصل کئے ہیں اور یہ ڈالر اسے غیر ملکی کمپنیوں نے دئے ہیں تاکہ وہ انہیں ان کے مفید مطلب اطلاعات فراہم کرتا رہے۔ میٹیر نے ان تمام الزامات کا اعتراف کر لیا ہے۔ "ارنا" نے وزارت معلومات کے جس بیان کا حوالہ دیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ یہ شخص ایک جنرل ناصری کا رشتہ میں بھائی ہے۔ اور جنرل ناصری وہ شخص ہے جو سابق شاہ کی جاسوسی تنظیم کا سربراہ تھا۔ اس تنظیم کا نام تھا ساوک (SAVAK) ناصری کو ۱۹۸۱ء کے اسلامی انقلاب میں تہ تیغ کر دیا گیا تھا۔ جب میٹیر کو حراست میں لیا گیا تو امریکی سفارت خانے کے باہر (تہران میں) ہزاروں ایرانی امریکہ کے خلاف نعرے لگا رہے تھے۔ یہ نعرہ "ڈیتھ ٹو امریکا" "امریکہ کو موت کے گھاٹ اتار دو" تھا۔ اس روز طلباء کی طرف سے امریکیوں کو حراست میں لینے کی تیرھویں برسی منائی جا رہی تھی۔ انہیں یہ بھی بتایا گیا کہ بل کلنٹن کا منتخب ہو جانا کسی طرح ایران کے لئے مختلف نتائج نہیں پیدا کر سکتا۔

بحرین میں کھدائی

خلیج ٹائمز نے بتایا ہے کہ لندن/بحرین مہم جو سارک (بحرین) کے مقام پر کھدائی کر رہی ہے نے ایک چار ہزار سال پرانی مہر دریافت کی ہے۔ اس کے متعلق ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ خاصے پرانے ایام میں عربوں کی گھڑ سواری کی ایک علامت ہے۔ جین مون جو اس مہم کے ایک ڈائریکٹر ہیں نے کہا کہ اس مہر پر یوں لگتا ہے کہ ایک شخص دوڑتے ہوئے گھوڑے پر سوار ہے۔ اور جنگ کے میدان میں داخل ہونے والا ہے۔ ڈاکٹر کلک جو ۲۰۰۰ء تک کی کھدائی کے پراجیکٹ پر کام کر رہے ہیں نے کہا ہے کہ فلپ موریس جو امریکہ کی ایک تمباکو اور خورد و نوش کی اشیاء کی کمپنی ہے کی گرانٹ سے امید ہے بہت سی مزید چیزیں ملیں گی۔ ۳۰۰۰ مربع میٹر پر کھدائی کی گئی ہے۔ اور ۴۰۰۰ پرانے زمانے کی اشیاء مل رہی ہیں۔ اس سال جو چیزیں ملی ہیں ان میں پیتل کی ایک مچھلی۔ مچھلیاں پکڑنے کی ایک کنڈی۔ زیورات اور متعدد سر بمہر مرتبان۔ ایک عبادت گاہ بھی ملی ہے۔ کھدائی میں مصروف لوگوں کا خیال ہے کہ کھدائی جاری رکھنے سے یہاں بہت سی پرانی۔ خاصی پرانی چیزیں ہاتھ لگیں گی۔ ایسی چیزیں عام طور پر پرانے زمانے کی تہذیب اور اس کی ثقافت کی علامت ہوتی ہیں۔ جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں سب سے پہلے ٹوٹے ہوئے برتنوں کے ٹکڑے ملتے ہیں۔ اور ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس زمانے میں لوگ کس طرح برتن بنایا کرتے تھے اور کس طرح انہیں استعمال کرتے تھے۔ اگر غاریں ہوں تو ان میں نقش و نگار ملتے ہیں جن سے ان کی زندگی کی خصوصیات کا پتہ چلتا ہے یہ گذر بسر کس طرح کرتے تھے۔ گھروں میں کس طرح رہتے تھے۔ آپس کے تعلقات کیسے تھے۔ یہ سب باتیں ان نقش و نگار سے معلوم ہو جاتی ہیں۔ اور اگر زمین کے نیچے کی کھدائی ہو تو مختلف قسم کی چیزیں بلکہ بعض اوقات شہروں کی عمارتیں گلیاں۔ پانی کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کا سسٹم۔ اور ایسی ہی دیگر کئی باتوں کا پتہ چلتا ہے۔

رسوائے زمانہ سلمان رُشدی

بتایا گیا ہے کہ برطانوی وزارت خارجہ نے ایران کے ایک اعلےٰ سطحی سفیر کو دفتر میں بلا کر اس بات کی مذمت کی ہے کہ ایران نے سلمان رشدی جو برطانوی مصنف ہے کے خلاف موت کے فتویٰ کو دہرایا ہے۔ سفیر موصوف کو بتایا گیا "ہم اس بات کو نہایت سنجیدگی اور تشویش سے دیکھتے ہیں کہ اس حکم نامے کو دہرایا گیا ہے اور اس کے علاوہ بھی بیانات دیئے گئے ہیں۔ جن میں مسلمانوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اس فتویٰ پر عمل کریں۔ وزارت خارجہ ایران کے چیف جسٹس کے اس بیان پر گفتگو کر رہے تھے کہ مسلمانوں کا یہ فریضہ ہے کہ وہ بھارت نژاد مصنف جس نے اسلام کے خلاف اپنی کتاب شیطانی آیات میں کفر کے کلمات کہے ہیں اس کو موت کے گھاٹ اتاریں۔ وزارت خارجہ نے کہا ہے کہ ایران کے چارج ڈی افیئرز غلام رضا انصاری کو وزارت خارجہ میں مسٹر ڈگلس کے ساتھ گفت و شنید کے لئے بلایا جائے گا۔ ہم ان کے ساتھ ایرانی سپریم کورٹ کے سلمان رشدی کے متعلق بیانات اور فتویٰ پر بات کریں گے۔

جیسا کہ ہمارے قارئین جانتے ہیں ایران کے سابق مذہبی رہنما آیت اللہ روح اللہ خمینی نے یہ فتویٰ جاری کیا تھا یہ فتویٰ ۱۹۷۹ء میں جاری کیا تھا کہ رشدی کو قتل کیا جائے اس وقت سے لے کر اب تک رشدی اپنے خفیہ ٹھکانوں میں زندگی گذار رہا ہے۔

بابا گورونانک کا یوم پیدائش

منگل کے روز ننکانہ صاحب میں بابا گورو نانک کے ۵۲۴ ویں یوم پیدائش کی تقریب بھوگ کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ اس سے قبل گوردوارہ جنم استھان میں سرو پا کی تقریب منعقد کی گئی۔ اقلیتوں کے وزیر مسٹر پیٹر جان سہوترا اس موقعہ پر مہمان خصوصی تھے۔ وزیر موصوف نے اپنی تقریر میں کہا کہ حکومت اخلاقی اور مذہبی طور پر اس بات کی پابند ہے کہ اقلیتوں کو زیادہ سے زیادہ آسانیاں مہیا کی جائیں۔ آپ نے کہا کہ ہر سال حکومت ٹرانسپورٹ کا خاص انتظام کرتی ہے اور اسی طرح سکھ یاتریوں کے لئے رہائش کی ضروریات بھی پوری کی جاتی ہیں۔ اس سے قبل یاتریوں کے لیڈر سردار بوگھا سنگھ جو امرتسر کی ایس جی ٹی سی کے رکن ہیں نے کہا کہ وہ اور ان کے ساتھی اس بات سے بڑے متاثر ہوئے ہیں کہ گوردواروں کی بہت اچھی دیکھ بھال کی جا رہی ہے آپ نے حکومت کا شکریہ ادا کیا اور پاکستانی عوام کا بھی اور کہا کہ ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا گیا ہے۔ آپ نے شیخوپورہ کے ڈپٹی کمشنر کا بھی شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے یاتریوں کو مفت کھانا کھلایا اور بابا گورو نانک کے متعلق ایک سیمینار اور مشاعرہ منعقد کیا۔ بعد ازاں سردار بھوگا سنگھ نے وزیر موصوف کو سرو پا سے مزین کیا۔ ایک پالکی جلوس بھی نکالا گیا جو بابا گورو نانک کے یوم پیدائش پر ایک خوشی کی علامت تھا۔

سردیوں میں بچوں کو سردی سے محفوظ رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ (دفتر وصیت) ربوہ لکھتے ہیں:

"نہ مجھے شعر و نظم کو پرکھنے کا سلیقہ ہے نہ آپ کو یہ بات پسند ہوگی کہ آپ کی ستائش بطور شاعر کرکے آپ کو "ہر وادی میں سرگرداں" لوگوں میں سے سمجھا جائے اس لئے میں آپ کے شعر کی تعریف کرنے کی بجائے اس اچھوتے اور اعلیٰ خیال کا ذکر کر رہا ہوں جسے آپ نے نظم کا لباس پہنایا ہے۔ نظم یا نثر تو دراصل صرف ظرف یا کیریئر (CARRIER) ہیں جن میں ڈال کر کوئی خیال پیش کیا جاتا ہے۔ کلام کا اصل اور مغز تو وہ خیال ہوا کرتا ہے جو اس ظرف یا کیریئر کے اندر ہوتا ہے۔

"پاکبازی کے گناہوں" اور "معصیت کاروں کو رشک" کی بندشیں (الفضل ۱۱ نومبر) جی آپ نے کیا خوب تخلیق فرمائیں۔ پاکبازوں کو پاکبازی مبارک ہو۔ گنہ گاروں کا بھی ایک فخر تو ضرور ہے کہ وہ بخشنہار کی بخشش کا مورد و محل بنتے ہیں۔ گناہ کی تمازت کے بعد دل سے اٹھنے والا پچھتاوہ اور ندامت آسمان تک پہنچتے ہیں تو مغفرت کی ایسی ٹھنڈی چھتری ان کے لئے آسمان سے اترتی ہے جو دھوپ کے اثر کو زائل کرتی ہے۔ بخشش کا ایسا پانی برستا ہے جو پچھتاوہ بھرے دل کو تسکین بخشتا ہے اور بخشنہار اور گنہ گار باہم یوں ہو جاتے ہیں کہ گویا وہ صحرا میں چلنے والا مسافر تھا اور یہ اس کی سواری جو گم گئی تھی اور اب مل گئی۔ اس مسافر اور سواری کی تمثیل کا یہی مفہوم حضرت امام جماعت (الثانی) اللہ آپ سے ہمیشہ راضی رہے نے اپنی معرکۃ الآرا تقریر تعلق باللہ کے آغاز میں بیان فرمایا۔

گنہ گاری کے ایسے ہی غیر معمولی انوکھے اور نرالے فخر کو ایک فارسی گو نے اپنے اس مصرعہ میں بیان کیا۔

ع بے گناہی نہ گناہیست کہ آنجا بخشند

گویا بخشنہار کی بخشش بھری توجہ گنہ کے نتیجہ میں میسر آتی ہے کیا خوب فخر ہے جو گنہ گاروں کو بھی اپنے خالق و مالک سے تعلق و نسبت قائم رکھے چلے جانے کا باعث بنتا ہے امید کی ایک زنجیر ہے جو انہیں اپنے خالق و مالک سے دور تر چلے جانے سے روکتی رہتی ہے "معصیت کاروں کو رشک" والے فخر کی ایک مثال اس فارسی کلام میں بھی ہے۔

عصیانِ ما و رحمتِ پروردگار ما
ایں را نہایتیست نہ آں را نہایتے

پھر فخر و امید کی ایسی ایک صورت یوں بیان ہوئی۔ ع

اس کشمکش میں دیکھیے ہو کامیاب کون
میرے گناہ ادھر ہیں تو رحمت ادھر تری

سیفی بھائی! سچے کھرے اور اصلی پاکبازوں کو تو کبھی بھی پاکبازی کا فخر نہیں ہوا۔ ان کے نزدیک تو شاید خود کو پاکباز سمجھنا ہی گناہ ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا۔

ع نعرۂ انا ظلمنا سیرتِ ابرار ہے

پھر سچے پاکباز تو اپنی پاکبازی پر انعام کے طلبگار نہیں ہوتے بلکہ ان کی فروتنی ان سے یہ کہلواتی ہے

سہ شاہدوں کی کیا ضرورت ہے کسے انکار ہے
میں تو خود کہتا ہوں مولا میں گنہ گاروں میں ہوں

بہر حال دل میں اتر جانے والی آپ کی بندشوں "پاکبازی کے گناہ" اور "معصیت کاروں کو رشک" نے میرے ذہن کو مہمیز لگا دی گہری حقیقتوں کو آپ نے الفاظ میں باندھا

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ

میں نے اپنے قیام جرمنی میں کچھ یادیں کاغذ پہ اتار کر بھیجی تھیں۔ شاید قابل اشاعت نہ سمجھی گئی ہوں گی یا اب تک ملی نہیں۔

میں نے اس رازِ محبت پر مشاہدات عرض کئے تھے جو اکنافِ عالم سے کھینچ کھینچ کر لوگوں کو قادیان لے جایا کرتا تھا اور اب لندن لے جاتا ہے۔ ایسے ہی کھچے چلے جانے والے تین نفوس کی وارداتِ قلب تھیں۔ شاید ٹھیک ہو کہ قلب کی واردات قلب میں ہی رہے نوکِ قلم پر نہ آئے۔ قیمتی موتیوں کو غلاف میں لپٹے شاید بند ہی رہنا چاہیئے لیکن سیفی جی! اپنی نوکِ قلم کے موتیوں سے ہماری جھولی بھرتے رہیئے۔"

مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد ایڈووکیٹ لکھتے ہیں:

"اسی زبان سے دل جیتے جاتے ہیں اور اسی زبان سے نفرتوں کے انگارے دہکائے جاتے ہیں۔ یہی زبان ہے کہ جب لگامیں دے دیں تو قول معروف جنم لیتا ہے اور جب بے مہار چھوڑ دیں تو جھوٹ۔ غیبت۔ تہمت اور بدگمانی کے مکروہ چشمے پھوٹتے ہیں۔" حمید اللہ نصرت پاشا صاحب بحوالہ الفضل ۷ نومبر ۱۹۹۲ء

"زبان" جو خوش بیانی بھی ہے اور بد زبانی بھی کے موضوع پر پاشا صاحب کی تخلیق دل نشین ہی نہیں بلکہ دلنواز بھی ہے۔ بڑی پیاری تحریر ہے جو روانی، جولانی جواں فکری اور پختہ کاری کا گلدستہ ہے۔ موصوف نے نثر میں شعری انداز فکر بہت اچھی طرح نبھایا ہے۔ سارا مضمون ایک اچھوتا طرز بیان ہے اور موضوع سے موصوف نے پورا پورا انصاف کیا ہے۔ درجہ بدرجہ اچھے انداز بیان سے آگے بڑھاتے ہوئے مضمون کو اچھے اور عمدہ حوالہ جات کے نگینوں سے مرصع کرتے ہوئے اس کے منطقی انجام تک پہنچایا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی زبان، زباندانی، قلم، فکر اور طرزِ بیان میں برکت دے۔

(۲) سہ

کشتی کو کنارا کیا ملتا
پتوار ہی اپنا ٹوٹ گیا۔
ہم نے تو بھنور کے بیچوں بیچ
اک اور ہی رستہ دیکھ لیا

(نسیم سیفی صاحب بحوالہ الفضل ۷ نومبر ۱۹۹۲ء)

دونوں اشعار کیفیت۔ سوچ اور طرز ادا کی انفرادیت اور پختگی کا مرقع ہیں۔ خاص طور پر بھنور میں کا رستہ ایک منفرد تخیل ہے۔ بھنور کو مشاہدہ کریں تو پانی کے جگر کے اندر ایک خلا دور تک نیچے کی طرف گول دائرے کی شکل میں چلتا چلا جاتا ہے۔ کسی بیراخ کے دروازوں سے جب پانی گذرتا ہے تو بیراخ کے اوپر کی طرف بھنور پیدا ہوتے ہیں تو بعض اوقات دس فٹ تک نیچے کی طرف بھنور میں ایک گول راستہ ایک فٹ قطر تک کا پیدا ہو جاتا ہے جب سارے راستے بند ہوں تو نئے راستے پیدا ہو جاتے ہیں۔ بھنور کا راستہ شاعر کی منفرد سوچ کا پتہ دیتا ہے اور اس ترکیب نے شعر کو ایک نمایاں مقام دیا ہے۔ شعر میں حکمت بھی ہے اور سحر بھی۔ یعنی سحر حکمت سے مزین ہے۔

تلاش گمشدہ

○ مکرم نصیر احمد صاحب ولد صغیر احمد صاحب قوم راجپوت احمدی سکنہ جھیراں ضلع شیخوپورہ گھر سے ایجنٹ پنوکی سے ویزا اور ٹکٹ لینے کے لئے گئے۔ آج عرصہ ایک ماہ ہو گیا ہے لیکن ان کا سراغ نہیں ملا۔ ان کی تعلیم ایف اے ہے۔ عمر ۲۲ سال، رنگ گندمی قبول صورت، قد تقریباً ½ کم چھ فٹ ہے شلوار اور قمیض پہنے ہوئے۔ اگر وہ کسی کو ملیں یا خود پڑھیں تو اطلاع دیں۔ اطلاع دینے والے دوست کو مناسب انعام کے علاوہ آمد و رفت کا کرایہ دیا جائے گا۔ مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں
ڈاکٹر صغیر احمد خان احمدی سکنہ جھیراں ضلع شیخوپورہ

عبدالمالک

ایک چھوٹی سی بات

یہ اس زمانہ کی بات ہے کہ جب محترمہ احمدی بیگم صاحبہ جیکب لائن (JACOB LINE) کراچی میں رہتی تھیں۔ میں ایک غریب اور مفلوک الحال بچہ تھا۔ میری نظر میں ان کا شمار بڑے گھرانوں میں ہوتا تھا۔ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب بچپن میں اپنے دوستوں کے ساتھ جو خوش شکل اور خوش پوش تھے کرکٹ کھیلا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں بھی وہاں پر آگیا۔ وہی معمولی لباس۔ شکل سے غربت و محرومی عیاں کہ ایک بچے نے اپنے درمیان مجھ جیسے کو دیکھا تو کہا کہ یہ کون ہے۔ فوراً ہی دوسرے بچہ نے کہا کہ یہ ان کا (ڈاکٹر نصیر احمد صاحب کا) نوکر ہے۔ اسی وقت نصیر احمد (جو اب ڈاکٹر نصیر احمد صاحب ہیں) نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے تو کچھ کہا وہ الفاظ تو مجھے یاد نہیں لیکن ایک مفہوم سا یاد رہ گیا ہے کہ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ یہ میرا رشتہ دار یا شاید کہا کہ میرا بھائی ہے (حالانکہ سوائے احمدیت کے میرا ان سے کوئی رشتہ نہ تھا) اور ساتھ ہی اتنا کم عمر ہونے کے باوجود اپنے دوستوں کی اس قسم کی گفتگو سے ان کے چہرہ پر میرے لئے شرمندگی کے آثار تھے۔ گویا وہ مجھ سے اپنے دوستوں کے اس رویہ پر معافی مانگ رہے ہوں۔ اور پھر مجھے تو اس بات کا دکھ بھی نہیں ہوا کہ میں تو فی الواقعہ ایسا ہی لگتا تھا۔

یہ ہے تو ایک چھوٹی سی بات لیکن اس لئے کر رہا ہوں کہ اگر ماں باپ تکبر اور بڑائی سے عاری ہوں یا دیگر برائیوں سے مبرا ہوں تو ان کے نیک اثرات یقیناً بچوں پر بھی ہوتے ہیں۔ خواہ وہ الفاظ میں نصیحت کریں یا نہ کریں۔

ضرورت ہے

○ ایک معروف صنعتی ادارے میں بی ایس سی ڈگری حامل کیمیکل، مکینیکل اور انسٹرومنٹ انجنیئرز کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند افراد اپنے کوائف صدر جماعت / قائد مجلس کے توسط سے براہ کرم مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔

مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان
ایوان محمود ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واقفینِ نو

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ تمام واقفینِ نو کو صحت و تندرستی کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور وہ بڑے ہو کر خود اپنے آپ کو وقف کیلئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں

جو دوست وقفِ نو میں شامل اپنے بچوں کی تصاویر الفضل میں شائع کرانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ پاسپورٹ سائز بلیک اینڈ وائٹ اور صاف تصاویر بھجوائیں۔ یاد رہے کہ رنگین فوٹو ہو تو اخبار میں تصویر واضح نہیں آتی۔

ـــــــ (ادارہ)

زاہد احمد ابن منور احمد
نواب شاہ سندھ

جواد احمد ابن رانا فاروق احمد نون
بستی جمال والا ضلع ملتان

عدیل احمد منیب ابن صغیر احمد
ربوہ

عدیل ارشد ابن چوہدری رشید محمود لنگاہ صاحب۔ ربوہ

ماریہ سلطانہ بنت سلطان احمد
بھڑی شاہ رحمٰن

عدنان احمد ابن سلطان احمد
بھڑی شاہ رحمٰن

محمد زبیر علوی ابن منیر احمد علوی
ایڈووکیٹ۔ نواب شاہ سندھ

عمران احمد ابن رشید احمد
گوٹھ شاہ والی ضلع نوابشاہ سندھ

عظیم احمد طارق ابن شیخ طارق احمد
فیصل آباد

عزم طاہرہ بنت محمد سعادت
بھڑی شاہ رحمٰن

نوشاد احمد ابن شمشاد احمد
بھڑی شاہ رحمٰن

داؤد احمد ابن شفاقت احمد
بھڑی شاہ رحمٰن

مسعود احمد ابن شفاقت احمد
بھڑی شاہ رحمٰن

حنان احمد ابن سرفراز احمد
بھڑی شاہ رحمٰن

انس زید ابن زید احمد
ڈاہرانوالی

رضیۃ الباری بنت زید احمد
ڈاہرانوالی

لقمان امجد ابن امجد سعید
ڈاہرانوالی

فیصل شہزاد ابن محمد رفیق
بھڑی شاہ رحمٰن

عدنان احمد بٹ ابن خالد محمود بٹ
بھڑی شاہ رحمٰن

ربیع المزمل ابن مولوی غلام محمد
باندھی ضلع نوابشاہ

محمد راشد ابن محمد سعید طارق
ربوہ

مدثرہ مظفر ابن مظفر حسین
فیصل آباد

لئیق احمد ابن ظفر احمد
لبادلنگر۔

اطہر اقبال ابن جاوید اقبال
کوٹ لالہ ضلع گوجرانوالہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ ربوہ: ۲۳ نومبر۔ سردی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ دوپہر کے وقت دھوپ اچھی لگتی ہے۔

○ وزیراعظم کی صدارت میں کابینہ کی ڈیفنس کمیٹی کے اجلاس میں ملک کی داخلی سلامتی اور دفاعی صورت حال پر غور کیا گیا۔ فوجی سربراہوں نے اس رائے کا اظہار کیا کہ اپوزیشن کا لانگ مارچ ایک سیاسی مسئلہ ہے اور اسے سیاسی طور پر حل کیا جائے۔

○ سرحد اسمبلی میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں کہا گیا ہے کہ پی۔ڈی۔اے کی تحریک غیر قانونی ہے۔

○ پی۔ ڈی۔ اے کے رہنما اصغر خان نے کہا ہے کہ میں نے ۱۹۷۷ء میں فوج کو جو خط لکھا تھا اس کی اہمیت برقرار ہے۔ جنرل آصف نواز بھی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

○ پاکستان جمہوری پارٹی کے سربراہ نوابزادہ نصراللہ خان نے کہا ہے کہ غیر جانبدار حکومت کی نگرانی کی ضمانت دی جائے تو نواز شریف کی طرف سے دی گئی ریفرنڈم کی تجویز منظور ہے۔

○ پاک فضائیہ کے سربراہ ائیر چیف مارشل فاروق فیروز خان نے اتوار کو وزیراعظم سے ملاقات کی اور پاک فضائیہ کی دفاعی صلاحیت کے بارے میں رپورٹ پیش کی۔

○ مسلم لیگ فنکشنل کے سربراہ پیر پگارو کی رہائش پر اتوار کو پی۔ ڈی۔ اے۔ این ڈی اے اور دیگر اپوزیشن رہنماؤں کا بند کمرے میں اجلاس ہوا۔ جس میں سیاستدانوں کے گرینڈ الائنس پر غور کیا گیا اور قومی حکومت اور نئے انتخابات پر اتفاق رائے ہو گیا۔

○ سیاسی حلقے اس بات کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں کہ پی ڈی اے کے لانگ مارچ پر پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ محمد خان جونیجو کی طرف سے ابھی تک کسی ردعمل کا اظہار نہیں کیا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف بے نظیر بھٹو کے سرحد میں داخلے پر پابندی کو پشاور ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا۔ عدالت عالیہ میں آئین کی دفعہ ۱۹۹ کے تحت دائر آئینی درخواست میں مؤقف اختیار کیا گیا ہے کہ یہ پابندی وفاق کے خلاف سازش اور بنیادی شہری حقوق کی خلاف ورزی ہے۔

○ قومی اسمبلی کے اقلیتی رکن جے سالک موجودہ سنگین سیاسی حالات میں صدر مملکت کی خاموشی اور اپنے اختیارات بروئے کار نہ لانے کے خلاف ان کے گاؤں کی جانب پیدل احتجاجی مارچ شروع کر رہے ہیں۔

○ جمہوری وطن پارٹی کے سربراہ اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ ایوان کے اندر تبدیلی آئے، اسمبلیاں ٹوٹیں یا مارشل لاء لگے فائدہ بے نظیر ہی کو پہنچے گا۔

○ پیپلز پارٹی پنجاب نے صوبہ بھر میں حکومت کے خلاف باقاعدہ تحریک کا اعلان کر دیا ہے۔ روزانہ مظاہرے شروع کرنے کے لئے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔

○ سربیائی فوج کی مسلمانوں کے قصبے زیولی پر شدید گولہ باری سے بہت سی عمارتیں تباہ ہو گئیں اور ۳۴ افراد ہلاک ہو گئے۔

○ نیٹو کے سات بحری جہازوں نے یوگوسلاویہ کی ناکہ بندی کر دی ہے۔

○ بھارتی فوجیوں نے سری نگر میں ایک کشمیری کو زندہ جلا دیا جو مقبوضہ کشمیری لڑکیوں کے خلاف بھارتی فوج کی زیادتیوں کی ویڈیو فلم تیار کر رہا تھا۔

○ گذشتہ روز مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارتی مظالم کے خلاف سری نگر کے مختلف علاقوں میں خواتین اور طلباء نے احتجاجی مظاہرے کئے اور جلوس نکالے ہیں۔ بھارتی فوج اور حریت پسندوں کے درمیان شدید جھڑپوں سے ۱۶ بھارتی فوجی ہلاک اور ۹ حریت پسندوں سمیت ۱۲ کشمیری شہید ہو گئے ہیں۔

○ بھارتی صوبے آسام میں بموں کے دھماکوں میں ۴۰ افراد ہلاک اور ۶۱ زخمی ہو گئے ہیں۔

○ ریڈیو تہران نے کہا ہے کہ ایران کو اپنی فوجی قوت بڑھانے کا حق حاصل ہے۔ تاہم ایران کے کوئی توسیع پسندانہ عزائم نہیں ہیں۔

○ کردوں سے نپٹنے کے لئے عراقی فوج نے شمال میں بارودی سرنگیں بچھا دی ہیں۔

○ بوسنیا ہرزیگووینا کے بیشتر جنگ زدہ علاقوں میں لوگ فاقہ کشی کا شکار ہیں۔ سراجیوو میں ہر فرد کی یومیہ خوراک توس اور خشک چاول ہیں۔

○ جموں کشمیر لبریشن لیگ نے ۲۳ نومبر کو سارے آزاد کشمیر میں بھوک ہڑتال اور ۲۵ نومبر کو یوم سیاہ منانے کا اعلان کیا ہے۔

○ لبنانی صدر نے کہا ہے اگر یہودیوں سے جاری امن مذاکرات بے سود رہے تو اسرائیل سے مقبوضہ علاقوں کی آزادی کے لئے طاقت استعمال کریں گے۔

دانتوں کا معائنہ مفت۔ احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ
۴½ بجے تا ۸ بجے شام

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون: ۶۴۳/۵۰
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

انگریزی ادویات اور ٹیکہ جات کا مرکز
کنٹرول ریٹ پر اور بارعایت....
بہتر تشخیص ــ مناسب علاج
کریم میڈیکل ہال
گول امین پور بازار فیصل آباد فون ۳۴۱۳۴

کول بریز
ریفریجریٹر۔ ائیر کنڈیشنر۔ ڈیپ فریزر اور آٹومیٹک واشنگ مشین کی معیاری مرمت کیلئے
۵۸۔ ایگرو اسکوائر شادمان مین مارکیٹ لاہور
فون: ۴۸۸۸۴۴ ـ ۴۸۰۹۴۴

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے۔
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
۱۰۔ بلال مارکیٹ (اقصیٰ روڈ) نزد ریلوے کراسنگ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ ـ آفس: ۵۲۱

FLU CURATIVE SMELL
فلو کیوریٹو سمیل
ٹیکے کی طرح زود اثر، عطر کی طرح بے ضرر
صرف سونگھنے سے زکام، نزلہ، کھانسی، گلے کی خرابی، ناک کی بندش، انفلوئنزا اور دیگر وغیرہ نظام تنفس RESPIRATORY SYSTEM کی امراض بہت جلد اور بغیر تکلیف کے دور ہو جاتی ہیں۔ ایک شیشی پورے گھر کے لئے کافی ہے۔ قیمت - ۲۰/- روپے
فلو کیوریٹو سمیل کے ساتھ چھ اور کیوریٹو سمیلز
(۱) برائے بخار (۲) مقوی قلب (۳) برائے نظام ہضم (۴) برائے جسمانی درد (۵) برائے ایمرجنسی (۶) برائے اصلاح مزاج و نفسیات، ملا کر سات کیوریٹو سمیلز کا بکس ۱۵۰/- روپے میں دستیاب ہیں۔
نوٹ: یہ بے ضرر کیوریٹو سمیلز میڈیکل اور نان میڈیکل سبھی کاروباری لوگ ہول سیل اور پرچون میں خرید اور بیچ سکتے ہیں۔ کمیشن معقول، لٹریچر فری۔
موجد راجہ نذیر احمد ظفر ربوہ / کیوریٹو سمیلز انٹرنیشنل گولبازار ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۷۷۱

پتہ